This question paper contains 7 printed pages]

Your Roll No.......................

2692

B.A. (PROGRAMME)/II/III **D-I**

(Language Course)

URDU LANGUAGE (A)

Time : 3 *Hours* *Maximum Marks* : 100

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

۱۔ درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق و سباق کیجئے: ۱۵

(الف)

میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ مذہبی زندگی میں عمدہ عمدہ چیزوں کی بہت سی امیدیں ہوتی ہیں اور ایسی چیزوں کی ہوتی ہیں جو ہم کو پورا پورا خوش کرسکتی ہیں۔ دینی چیزوں کی امیدیں دنیوی چیزوں

P.T.O.

کی امیدوں سے بہت زیادہ قوی اور مضبوط ہوتی ہیں کیونکہ ان میں عقل کے علاوہ مذہبی اعتقاد کی بھی نہایت قوت ہوتی ہے۔ اس قسم کی امیدوں کا خیال ہی ہم کو پورا پورا خوش رکھتا ہے۔ بلاشبہ امید کے اثر سے انسان کی زندگی نہایت شیریں ہو جاتی ہے۔ اگر وہ موجودہ حالت سے خوش نہیں رہتا تو اس پر صبر تو ضرور آجاتا ہے۔ مگر مذہبی امیدیں اس سے بھی زیادہ فائدہ مند ہیں۔ تکلیف کی حالت میں دل کو سنبھال لیتی ہیں۔ بلکہ اس کو اس خیال سے خوش رکھتی ہیں کہ شاید یہی تکلیف اس امید کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہو۔

(ب)

مرزا کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ ہر ایک شخص سے، جو ان سے ملنے جاتا تھا، بہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص

ایک دفعہ ان سے مل آتا تھا اُس کو ہمیشہ ان سے ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔ دوستوں کو دیکھ کر وہ باغ باغ ہو جاتے، اور ان کی خوشی سے خوش اور ان کے غم سے غمگین ہوتے تھے۔ اس لیے ان کے دوست ہر ملت اور ہر مذہب کے نہ صرف دہلی میں بلکہ تمام ہندوستان میں بے شمار تھے۔ جو خطوط انہوں نے اپنے دوستوں کو لکھے ہیں ان کے ایک ایک حرف سے مہر و محبت و غم خواری و یگانگت ٹپکی پڑتی ہے۔ ہر ایک خط کا جواب لکھنا وہ اپنے ذمے فرض عین سمجھتے تھے۔ ان کا بہت سا وقت دوستوں کے جواب لکھنے میں صرف ہوتا تھا۔ بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی وہ خطوں کے جواب لکھنے سے باز نہ آتے تھے۔

۲۔ مندرجہ ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی **ایک** کی تشریح مع شاعر کے حوالے سے کیجئے: ۱۵

(الف)

رنگِ پیراہن کا خوشبو زلف لہرانے کا نام
موسم گل ہے تمہارے بام پر آنے کا نام
دوستو، اس چشم ولب کی کچھ کہو جس کے بغیر
گلستاں کی بات رنگیں ہے نہ میخانے کا نام
پھر نظر میں پھول مہکے دل میں پھر شمعیں جلیں
پھر تصور نے لیا اس بزم میں جانے کا نام
آج بھی قافلۂ عشق رواں ہے کہ جو تھا
وہی میل اور وہی سنگ نشاں ہے کہ جو تھا
قرب ہی کم ہے نہ دوری زیادہ، لیکن
آج وہ ربط کا احساس کہاں ہے کہ جو تھا

(ب)

کیا ہند کا زنداں کانپ رہا ہے، گونج رہی ہیں تکبیریں
اُکتائے ہیں شاید کچھ قیدی اور توڑ رہے ہیں زنجیریں
دیواروں کے نیچے آ آ کر یوں جمع ہوئے ہیں زندانی
سینوں میں تلاطم بجلی کا، آنکھوں میں جھلکتی شمشیریں
بھوکوں کی نظر میں بجلی ہے توپوں کے دہانے ٹھنڈے ہیں
تقدیر کے لب کو جنبش ہے دم توڑ رہی ہیں تدبیریں
آنکھوں میں گدا کی سُرخی ہے، بے نور ہے، چہرہ سلطان کا
تخریب نے پرچم کھولا ہے، سجدے میں پڑی ہیں تعمیریں

۳۔ دوست کو خط لکھ کر دہلی میں بڑھتے ہوئے جرائم پر اظہارِ تشویش کیجیے۔ ۲۰

۴۔ ذیل میں سے کوئی تین کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھئے: ۲۰

(۱) ردیف

(۲) قافیہ

(۳) بحر

(۴) مثنوی

(۵) غزل

۵۔ اردو لٹریچر کی ترقی میں سرسید احمد خاں کا کیا حِصہ رہا ہے؟ لکھئے۔ ۱۰

یا

'پھول والوں کی سیر' میں مصنف نے کس چیز کا حال لکھا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

۶۔ ''آنندی'' کی کہانی اپنے الفاظ میں لکھئے۔ ۱۰

یا

کارمن کے مرکزی کردار پر روشنی ڈالئے ۔

۷۔ ''اے عشق کہیں لے چل'' اختر شیرانی کیا کہنا چاہتے ہیں ؟
لکھئے ۔ ۱۰

یا

ناصر کاظمی کی غزل گوئی پر مضمون لکھئے ۔